10 محرم الحرام کی برکات

05-August-2022

جمعہ کے اجتماع میں ہونے والا بیان

(For Islamic Brothers)

جمعہ کا بیان (5اگست، 2022ء)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ ائمہ مساجد کے تحت (مساجد کے لئے)

10 محرم الحرام کی برکات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...!

✿... خیراتِ عاشورا کی برکات

✿... یومِ عاشورا کی مُبارک نسبتیں

✿... یومِ عاشورا کے اعمال

✿... یومِ عاشورا اور واقعۂ کربلا

پیشکش

اَلْمَدِيْنَةُ الْعِلْمِيَة (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ پاک کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، 3 شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (1)

شافِعِ روزِ جزا تم پہ کروروں دُرود | دافِعِ جُملہ بلا تم پہ کروروں دُرود (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اسلامی سال کا آغاز مُحَرَّمُ الْحَرَام کے بابرکت مہینے سے ہوتا ہے، اللہ پاک نے ہمیں اسلامی سال کے اس پہلے مہینے میں ہی خوب نیکیاں کرنے اور اجر و ثواب حاصل کرنے کے کثیر مواقع عطا فرمائے ہیں، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم مُحَرَّمُ الْحَرَام کے فضائل، اس میں عبادت کرنے کی برکتیں، روزے رکھنے، مسلمانوں سے خیر خواہی

---

(1)...البدور السافرۃ للسُّیُوطی، صفحہ: 131، حدیث: 366۔
(2)...حدائقِ بخشش، صفحہ: 264۔

کرنے اور راہِ خُدا میں خرچ کرنے کے فضائل کے ساتھ ساتھ اس ماہِ مقدّس میں بزرگوں کی عبادات کرنے کے واقعات بھی سُنیں گے۔

آیئے! سب سے پہلے مُحرَّمُ الْحَرَام کی شان و عظمت اور اس کی فضیلت کے بارے میں ایک واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

خیراتِ عاشورا کی برکات

یومِ عاشورا (10 مُحرَّمُ الْحَرَام) کو ملکِ رَے میں کسی قاضی کے پاس ایک سائل یعنی مانگنے والا آکر عرض گزار ہوا کہ میں ایک غریب وعِیال دار آدمی ہوں، آپ کو یومِ عاشورا کا واسطہ! میرے لئے 10 کلو روٹیاں، 5 کلو گوشت اور 2 درہم (چاندی کی اشرفیوں) کا انتظام فرما دیجئے۔ قاضی نے ظہر کے بعد آنے کا کہا۔ جب فقیر وقتِ مقرر پر آیا تو عصر میں بُلایا۔ وہ عصر کے بعد پہنچا پھر بھی کچھ نہ دیا، خالی ہاتھ ہی ٹَرخا دیا۔ فقیر کا دل ٹوٹ گیا۔ وہ رنجیدہ رنجیدہ ایک غیر مسلم کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: آج کے مقدس دن کے صدقے مجھے کچھ دے دو۔ اس نے پوچھا: آج کون سا دن ہے؟ تو فقیر نے عاشورا کے کچھ فضائل بیان کئے۔ جسے سُن کر اُس غیر مسلم نے کہا: آپ نے بہت ہی عظمت والے دن کا واسطہ دیا ہے، اپنی ضَرورت بیان کیجئے۔ سائل نے اس سے بھی وُہی ضَرورت بیان کر دی۔ اُس آدمی نے گندم کی 10 بوریاں، 100 کلو گوشت اور 20 دِرہم (چاندی کی اشرفیاں) پیش کرتے ہوئے کہا: یہ آپ کے اَہل و اولاد کے لئے زندگی بھر ہر ماہ اس دن کی فضیلت کے صدقے مقرر ہے۔ رات کو قاضی صاحب نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: نظر اُٹھا کر دیکھ! جب نظر اُٹھائی تو 2 عالیشان محل نظر آئے، ایک چاندی اور سونے کی اینٹوں کا اور دوسرا سُرخ یاقوت کا تھا۔ قاضی نے پوچھا: یہ دونوں محل کس کے

ہیں؟جواب ملا،اگر تم سائل کی ضَرورت پوری کر دیتے تو یہ تمہیں ملتے، مگر چونکہ تم نے اُسے (خالی ہاتھ)لوٹا دیا تھا اس لئے اب یہ دونوں محل فُلاں غیر مُسلم کے ہیں۔ قاضی صاحب بیدار ہوئے تو بہت پریشان تھے۔ صبح ہوئی تو غیر مسلم کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا کہ کل تم نے کون سی نیکی کی ہے؟اس نے پوچھا، آپ کو کیسے علم ہوا؟ قاضی صاحب نے اپنا خواب سنایا اور پیشکش کی کہ مجھ سے ایک لاکھ درہم لے لو اور کل کی نیکی مجھے بیچ دو۔ تو اس غیر مسلم نے کہا: میں رُوئے زمین کی ساری دولت لے کر بھی اسے فروخت نہیں کروں گا، اللہ پاک کی رحمت وعنایت بہت خوب ہے۔ یہ کہنے کے بعد وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔[1]

اے خُدائے مصطفٰے میں، تری رحمتوں پہ قُرباں | ہو کرم سے میری بخشش ، بطُفیلِ شاہِ جیلاں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ عاشورا کے دن کے بڑے فضائل ہیں، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کی دِل جُوئی کرنا، مشکل وقت میں اس کے کام آنا بہت عمدہ اور اللہ پاک کا پسندیدہ عمل ہے، کسی مُسلمان کی پریشانی دُور کرنا عرش کا سایہ پانے والے اعمال میں سے ایک بہت ہی پیارا عمل ہے، جی ہاں! آیئے! قاسمِ نعمت، مالک جنّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیارا پیارا فرمانِ عالیشان سُنتے ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ پاک کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، 3 شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئ: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو

---

(1)...روض الریاحین، الحکایۃ السابعۃ والعشرون...الخ، صفحہ: 275۔

زِندہ کرنے والا ③ مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔[1]

معلوم ہوا کہ مسلمان کی پریشانی دُور کرنا بہت فائدہ مند کام ہے جبکہ کسی کی دِل آزاری کرنا یعنی بِلا اجازتِ شرعی دل دُکھانا اور اس کی حاجت روائی نہ کرنا بُرا عمل اور نعمتِ الٰہی سے محروم کرنے والا عمل ہے،اس غیر مسلم نے ایک مسلمان کی دِل جُوئی کی،اللہ پاک کی مشیّت کہ اس نے اپنے فضل سے اس دِل جُوئی کا اُسے یہ صِلہ دیا کہ اسے دولتِ ایمان جیسی انمول نعمت عطا کر دی اور دوسری طرف وہ مسلمان قاضی جس نے فقیر کی دِل جُوئی نہ کی اور اسے خالی ہاتھ لوٹا دیا وہ جنت کی عظیم نعمتوں اور محلات سے محروم ہو گیا،ذرا سوچئے!جب ایک غیر مسلم کو مسلمان کی دل جوئی کرنے پر ایمان جیسی عظیمُ الشّان اور انمول نعمت نصیب ہو سکتی ہے،جنت کا اعلیٰ محل مُقدّر بن سکتا ہے،دنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل ہو سکتی ہیں ؟تو جو مسلمان ہو،آقا کریم،محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اُمّتی ہو ،وہ اگر کسی کی دل جوئی کرے،مصیبت میں کسی کے کام آئے،پریشانی میں کسی کا سہارا بنے،غم اور تکلیف کے وقت کسی کا ساتھ دے،مشکل وقت میں کسی کی حاجت روائی کرے تو یقیناً اللہ پاک ایسے مسلمان کو بھی بے شمار برکتیں عطا فرمائے گا۔

یہ مسئلہ بھی پیشِ نظر رہنا چاہئے کہ غیر نبی کا خواب شریعت میں دلیل نہیں ہوتا اور ہر مانگنے والے فقیر کو دینا جائز بھی نہیں۔جن کا کام ہی صرف بھیک مانگ کر کمانا ہے،جنہیں پیشہ ور(***Professional***)بھکاری بھی کہتے ہیں،ان کو خیرات دینا ثواب نہیں بلکہ گناہ کا کام ہے۔ سوال کرنے والے کے پاس کھانے یا پہننے کے لئے کچھ نہ ہو تو وہ سوال کر سکتا ہے،اسی طرح یہ

---

[1]...البدور السافرة للسیوطی،صفحہ:131،حدیث:366۔

سب کچھ ہے مگر کوئی خاص ضرورت مثلاً دوا و علاج کے لئے رقم درکار ہو تو اور بات ہے لیکن سوچ سمجھ کے ہی خیرات دی جائے۔

بہر حال ہمیں چاہئے کہ مسلمانوں کی دِل جوئی کرنے والے اعمال بجالائیں، مسلمانوں کو ناراض کرنے والے کاموں سے بچیں۔ آیئے! دل جوئی کی تعریف سنتے ہیں، چنانچہ

دل جوئی کی تعریف

دل جُوئی یعنی دوسروں سے ہمدردی کرنا، انہیں خوشی پہنچانا اور ان کے دلوں میں خوشی داخل کرنا وغیرہ۔

مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے معاشرے میں کسی کا دل خوش کرنے والے اعمال کم اور دل آزاری والے کام عام ہوتے جارہے ہیں۔ کبھی کسی کے بارے میں غلط باتیں پھیلائی جاتی ہیں تو کبھی کسی کے عیبوں کو اُچھالا جاتا ہے، کبھی کسی کی چُغلیاں لگائی جاتی ہیں تو کبھی کسی کو دھوکا دیا جاتا ہے، کبھی کسی کے ساتھ خیانت کی جاتی ہے تو کبھی کسی کو جان بوجھ کر نظر انداز کیا جاتا ہے، کبھی کسی کو حقارت کی نظر سے دیکھ کر چہرہ پھیر لیا جاتا ہے تو کبھی بڑا عہدہ(**Post**) ملنے پر ماتحتوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں، کبھی کسی کو ذات پات کا طعنہ دے کر جہالت کا اظہار کیا جاتا ہے تو کبھی کسی کی قوم کے بارے میں اُلٹی سیدھی باتیں کرکے اس کی دل آزاری مول لی جاتی ہے، کبھی دو گھروں میں لڑائی کروا کر ان کا سکون برباد کیا جاتا ہے تو کبھی دو عزیزوں میں غلط فہمیاں پیدا کرواکر ان کا تماشہ دیکھا جاتا ہے۔یوں سمجھیں کہ کسی کی راہ سے کانٹے ہٹانے کی بجائے گویا کانٹے بچھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اَلْغَرَض! فی زمانہ دل آزاری کرنے والے کام بڑی خوشی سے کئے جاتے ہیں مگر دل جوئی والے کاموں سے گریز کیا جاتا

ہے۔حالانکہ ہمارا دِین(**Religion**) یہ چاہتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کی دل جوئیاں کریں، کیونکہ دل جوئی کے بڑے فائدے ہیں: ❀ دل جوئی سے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں ❀ دل جوئی سے ناراضیاں ختم ہوتی ہیں ❀ دل جوئی سے محبتوں میں اضافہ ہوتا ہے ❀ دل جوئی بیگانوں کو بھی اپنا بنا دیتی ہے ❀ دل جوئی نیکی کے کاموں میں معاونت کرتی ہے ❀ دل جوئی جنت کی طرف لے جاتی ہے ❀ دل جوئی جہنم سے بچاتی ہے ❀ دل جوئی سے دنیا بھی بہتر ہوتی ہے ❀ دل جوئی سے قبر بھی روشن ہو سکتی ہے ❀ دل جوئی آخرت میں بھی کامیابیاں دلا سکتی ہے، اَلْغَرَض! دل جوئی میں فائدے ہی فائدے ہیں۔ لٰہذا جائز طریقے سے مسلمان مرد کا مسلمان مردوں، اپنی محرمات اور بچوں کی امی کی، اسی طرح مسلمان عورتوں کا مسلمان عورتوں، اپنے محارم اور بچوں کے ابو کی دل جوئی کرنا بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں آخرت اچھی ہوگی، وہیں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مدد ملے گی۔ آیئے! دل جوئی کرنے کے فضائل پر مشتمل 3 فرامینِ مُصطفٰے سنتے ہیں، چنانچہ

دل جوئی کے فضائل

(1) معجم کبیر کی حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ اللہ پاک کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے۔[1] (2) پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک مغفرت کو واجب کر دینے والی چیزوں میں سے تیرا اپنے مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا بھی ہے۔[2] (3) فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص کسی مسلمان کا دل خوش کرتا ہے تو اللہ پاک اُس

---

(1)... معجم کبیر، جلد:11، صفحہ:59، حدیث:11079۔
(2)... معجم اوسط، جلد:6، صفحہ:129، حدیث:8245۔

خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللہ پاک کی عبادت اور اس کی وحدانیت بیان کرتا رہتا ہے۔ جب وہ آدمی مرنے کے بعد اپنی قبر میں پہنچتا ہے تو وہ فرشتہ اُس کے پاس آکر کہتا ہے: کیا تم مجھے جانتے ہو؟ آدمی کہتا ہے: تم کون ہو؟ وہ کہتا ہے: میں وہ خوشی ہوں جو تُو نے فُلاں بندے کے دل میں داخل کی تھی اور آج میں تیرا دل بہلا کر پریشانی دُور کروں گا، میں تجھے تیری حجت یاد دلاؤں گا، میں نکیرین (قبر میں سوالات کرنے والے فرشتوں) کے جواب میں تجھے حق پر ثابت قدم رکھوں گا، میں قیامت کے دن تیرے ساتھ ہوں گا، ربِّ کریم کی بارگاہ میں تیری شفاعت کروں گا اور جنت میں تیرا مقام دکھاؤں گا۔[1]

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے دِل میں اُمّتِ مُسلِمہ کی خیر خواہی کا کیسا پیارا جذبہ ہے اور کتنی پیاری دعا کرتے ہیں کہ

اُمّتِ محبوب کا یا ربّ بنا دے خیر خواہ | نفس کی خاطر کسی سے دل میں میرے ہو نہ بیر[2]

وضاحت: امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه اس شعر میں فرماتے ہیں کہ اے اللہ پاک! مجھے پیارے محبوب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی امّت کا خیر خواہ بنا دے، نفس کی خاطر میرے دل میں کسی کے لئے بھی دشمنی نہ ہو۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو ماہِ محرّمُ الحرام مکمل ہی رحمتوں اور برکتوں بھرا ہے مگر بالخصوص اس ماہ کا دسواں دن جسے عاشورا کہتے ہیں، اس کی شان و عظمت کے کیا کہنے ❁ یہ دن پچھلی اُمتوں میں بھی بڑا مکرم و محترم رہا ہے ❁ تاریخ اس دن کے اہم واقعات سے بھری ہوئی

1 ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قضاء الحوائج، جلد:4، صفحہ:213، حدیث:115۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:233۔

ہے ❁ اس دن میں عبادت کرنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں ❁ اس دن دعائیں قبول ہوتی ہیں ❁ اس دن حاجت مندوں کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں ❁ اس دن تنگدستوں کی تنگدستیاں دور ہوتی ہیں ❁ اسی دن غمزدوں اور دکھیاروں کی مصیبتیں دور ہوتی ہیں، چنانچہ

شبِ عاشورا کا وسیلہ کام آگیا

بصرہ میں ایک مال دار(**Rich man**) آدمی رہتا تھا۔ ہر سال شبِ عاشورا کو اپنے گھر میں لوگوں کو جمع کرتا جو قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے اور اللہ پاک کا ذکر کرتے۔ اسی طرح رات بھر تلاوتِ قرآن اور ذکرِ الٰہی کا سلسلہ جاری رہتا۔ پھر وہ شخص سب کو کھانا پیش کرتا۔ مساکین کی خبر گیری کرتا۔ بیواؤں اور یتیموں سے بھی اچھا سلوک کرتا۔ اس کا ایک پڑوسی تھا جس کی بیٹی اپاہج تھی۔ اس لڑکی نے اپنے باپ سے پوچھا: اے میرے والدِ محترم! ہمارا پڑوسی ہر سال اس رات لوگوں کو کیوں جمع کرتا ہے؟ اور پھر سب مل کر تلاوتِ قرآن اور ذکر کرتے ہیں۔ باپ نے بتایا: یہ عاشورا کی رات ہے، اللہ پاک کی بارگاہ میں اس کے بہت زیادہ فضائل ہیں۔ جب سب گھر والے سو گئے تو بچی سحری تک بیدار رہ کر قرآنِ عظیم کی تلاوت اور ذکرِ الٰہی سنتی رہی۔ جب لوگوں نے قرآنِ حکیم ختم کرلیا۔ تو وہ لڑکی اس طرح دعا مانگنے لگی: یااللہ! تجھے اس رات کی حُرمت کا واسطہ اور ان لوگوں کا واسطہ جنہوں نے ساری رات تیرا ذکر کرتے ہوئے جاگ کر گزاری ہے! مجھے عافیت عطا فرمادے، میری تکلیف دور کردے اور میرے دل کی شکستگی(یعنی ٹوٹنا) دور فرمادے۔ ابھی اس کی دعا پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ اس کی تکلیف اور بیماری ختم ہوگئی اور وہ اپنے پاؤں پر اُٹھ کھڑی ہوئی۔ جب باپ نے اس کو پاؤں پر کھڑے ہوئے دیکھا تو پوچھا: اے میری بیٹی! تجھ سے اس رنج و غم اور مصیبت کو کس نے دُور کیا ہے؟

تو اس نے جواب دیا: اللہ پاک نے مجھ پر اپنی رحمت کا بادل برسایا اور انعامات و نوازشات میں ذرہ بھر بخل نہ کیا۔ اے میرے والدِ محترم! میں نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اس رات کا وسیلہ پیش کیا تو اس نے میری تکلیف دور فرما دی اور میرے جسم کو صحیح فرما دیا۔[1]

تری رَحمتوں پہ میں قربان یا ربّ | مرے بال بچّے مری جان یا ربّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ عاشورا کی رات دعائیں قبول (*Accept*) ہوتی ہیں، دوسرا یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِم شبِ عاشورا کو عبادت و ریاضت میں گزارتے تھے، وہ نیک لوگ دوسروں کو بھی جمع کر کے اللہ پاک کا ذکر کرتے، تلاوتِ قرآن کرتے، یتیموں اور بیواؤں کی حاجت روائی کرتے، غریب و مسکین لوگوں کی دیکھ بھال کرتے تھے اور اس رات کا بے حد ادب و احترام کرتے تھے اور اپنے رزقِ حلال سے نذر و نیاز کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی اس رات کو عبادت میں اور دن کو روزے کی حالت میں گزارنا چاہئے کیونکہ عاشورا کے دن کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اس دن روزہ رکھنے کی بڑی برکتیں ہیں، خود ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس دن روزہ رکھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے، آیئے! عاشورا کے دن روزہ رکھنے کے فضائل پر 3 فرامینِ مُصطفٰے سنتے ہیں:

عاشورا کے روزے کے فضائل

1 جامع صغیر کی حدیثِ مبارکہ میں ہے: عاشورا کا روزہ رکھو اس دن انبیائے کرام عَلَیْہِمُ

1 ...الروض الفائق فی المواعظ والرقائق، المجلس الثانی والاربعون... الخ، صفحہ: 236۔

الصّلوٰۃ والسّلام روزہ رکھتے تھے۔[1] 2 پیارے آقا ، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یومِ عاشورا کا روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی مخالَفت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔[2] یاد رکھئے! جب بھی عاشورے کا روزہ رکھیں تو ساتھ ہی نویں یا گیارہویں مُحَرَّمُ الحرام کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے اگر کسی نے صرف 10 محرم الحرام کا روزہ رکھا تب بھی جائز ہے۔ 3 مسلم شریف کی حدیثِ مبارکہ میں ہے: مجھے اللہ پاک پر گمان ہے کہ عاشورا کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹادے گا۔[3]

تیرے کرم سے اے کریم! کون سی شے ملی نہیں | جھولی ہماری تنگ ہے، تیرے یہاں کمی نہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم یومِ عاشورا یعنی 10 محرم الحرام کے فضائل و برکات سُن رہے تھے، یومِ عاشورا کے فضائل میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ اِس دن اللہ پاک نے 10 انبیائے کرام کو مختلف اعزازات و اکرامات سے نوازا تھا۔ وہ اعزازات کیا تھے، آیئے! سنتے ہیں، چنانچہ

یومِ عاشورا کی مُبارک نسبتیں

1 اسی دن حضرتِ سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مدد فرمائی گئی اور فرعون اور اس کے پیروکار ہلاک ہوئے 2 اسی دن حضرتِ سیدنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی (**Ship**) **جُودی پہاڑ** پر ٹھہری 3 اسی دن حضرتِ سیدنا یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی 4 اسی دن حضرتِ سیدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی 5 اسی دن حضرتِ سیدنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام

---

1 ... جامع صغیر، صفحہ:312، حدیث:5067۔
2 ... مسند امام احمد، جلد:1، صفحہ:518، حدیث:2154۔
3 ... مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام ... الخ، صفحہ:454، حدیث:2746۔

کنویں سے نکالے گئے 6 اسی دن حضرتِ سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہوئی اور اسی دن آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو آسمان پر اُٹھایا گیا 7 اسی دن حضرتِ سیدنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی 8 اسی دن حضرتِ سیدنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہوئی 9 اسی دن حضرتِ سیدنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی بینائی کا ضُعف دُور ہوا 10 اسی دن حضرتِ سیدنا اِدریس عَلَیْہِ السَّلَام کو آسمان پر اُٹھایا گیا 11 اسی دن اللہ پاک نے حضرتِ سیدنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کی آزمائش دُور فرمائی 12 اسی دن حضرتِ سیدنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو بادشاہت عطا ہوئی۔ [1]

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً عقل مندی کا تقاضا یہی ہے کہ جو چیز جتنی معزز ہو، اُسے اتنی ہی اہمیت دی جائے، ابھی ہم نے یومِ عاشورا میں ہونے والے اعزازات اور اہم واقعات کو سُنا، اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ دن بہت اہمیت کا حامل ہے، لہٰذا ہمیں بھی اسے اتنی ہی اہمیت دینی چاہیے، اسے غفلت میں نہیں گزارنا چاہیے، اسے لا یعنی کاموں میں نہیں کھپانا چاہیے، بلکہ اس دن خوب خوب نیک اعمال کرنے چاہئیں، اس دن زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنی چاہئیں، یومِ عاشورا کو کون سے نیک اعمال بجالانے چاہئیں، آیئے! سنتے ہیں، چنانچہ

یومِ عاشورا کے اعمال

حضرتِ علامہ عبدالرحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: 10 محرّم بہت عظمت والا دن ہے، لہٰذا مناسب ہے کہ جس قدر ممکن ہو اچھے کام کیے جائیں۔ بھلائیوں کے اس موسم کو غنیمت جانو اور غفلت سے بچو۔ [2] 1 یومِ عاشورا کا روزہ رکھئے اور اس کے ساتھ نویں یا

1 ... عمدۃ القاری، کتاب الصوم، تحت الباب صیام یوم عاشوراء، جلد:8، صفحہ:233 ملخصاً۔
2 ... التبصرۃ لابن جوزی، المجلس الاول فی ذکر عاشوراء والمحرم، جلد:2، صفحہ:7 ملتقطاً۔

گیارہویں محرمُ الحرام کا روزہ بھی ملالیجئے تاکہ یہودیوں کی مخالفت ہو سکے[(1)] 2 حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا فرمان ہے: عاشورا کے دن جو ہزار (1000) مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اس کی طرف اللہ پاک نظر فرمائے گا اور جس کی طرف رحمٰن نظر فرمائے اُسے کبھی عذاب نہیں دے گا[(2)] 3 اِس دن توبہ واِستغفار کیجئے اور بارگاہِ الٰہی سے توبہ پر قائم رہنے کی بھیک طلب کیجئے 4 والدین کا اِکرام کیجئے 5 غُصّے پر قابو رکھئے 6 نوافل کی کثرت کیجئے 7 سُرمہ لگائیے۔[(3)] 8 یومِ عاشورا کو بالخصوص اِثْمِد سُرمہ لگائیے، اس کی برکت سے آنکھیں نہیں دُکھیں گی، جیسا کہ نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یوم عاشورا اِثْمِد سُرمہ آنکھوں میں لگائے تو اس کی آنکھیں کبھی بھی نہ دُکھیں گی۔[(4)] 9 اسی طرح 10 محرّمُ الحرام کو فضولیات سے بچئے 10 رشتہ داروں سے ملاقات کیجئے 11 خوشبو (*fragrance*) لگائیے 12 روزہ داروں کو افطار کروائیے 13 قرآنِ پاک کی تلاوت کیجئے 14 ستّر بار سُبْحٰنَ اللہ کا وِرد کیجئے 15 یتیم کے سَر پر شفقت سے ہاتھ پھیریئے 16 ناراض مسلمانوں میں صلح کروائیے 17 (ہو سکے تو) خوفِ خدا سے آنسو بہایئے۔[(5)]

کاش لب پر مرے رہے جاری ذِکر آٹھوں پہر ترا یا ربّ
چشمِ تر اور قلبِ مُضطر دے اپنی اُلفت کی مے پلا یا ربّ[(6)]

1 ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس...الخ، جلد:1، صفحہ:518، حدیث:2154 ماخوذاً۔
2 ...حاشیۃ النور فی فضائل الایام والشھور، المجلس الحادی عشر فی فضل عاشوراء، صفحہ:124۔
3 ...النور فی فضائل الایام والشھور، المجلس الحادی عشر فی فضل عاشوراء، صفحہ:123۔
4 ...شعب الایمان، باب فی الصیام، صوم التاسع مع العاشر، جلد:3، صفحہ:367، حدیث:3797۔
5 ...مرقع کلیمی، صفحہ:190 ملتقطاً۔
6 ...وسائل بخشش، صفحہ:79۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یومِ عاشورا اور ہم

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیئے کہ یومِ عاشورا نہ صرف خود بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی ان اعمال کو بجالانے اور اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے والے نیک اعمال کی ترغیب دلائیں، یاد رکھئے! جس طرح یومِ عاشورا کو نیک کام کرنے کا ثواب زیادہ ہے، اسی طرح گناہ کرنے کا عذاب بھی زیادہ ہے، مگر افسوس! فی زمانہ علمِ دین سے دُوری اور جہالت کی وجہ سے اس دن کو بھی ہم عام دنوں کی طرح غفلت اور فضولیات کے ساتھ ساتھ گناہوں میں گزارتے ہیں، نہ نیک اعمال کی کوئی فکر ہوتی ہے نہ اس دن کی تعظیم کی، بلکہ ہر طرف بے پردگی کے نظارے ہوتے ہیں، کہیں گلیوں بازاروں میں تو کہیں قبرستان میں بے پردہ عورتیں گُھوم رہی ہوتی ہیں اور ایک تعداد ہے جو بدنگاہی کے گناہ میں بھی جاپڑتی ہوگی، اسی طرح 10 محرم الحرام کو بعض گھروں میں طرح طرح کی خرافات اور فضول رسم و رواج میں قیمتی وقت ضائع کیا جاتا ہے، آیئے! محرم الحرام اور بالخصوص یومِ عاشورا میں کی جانے والی خرافات (بُرائیوں) اور فضول رسموں کے متعلق سنتے ہیں، چنانچہ

گھر میں کھانا نہ بنانا

10 محرم الحرام کو بعض عورتیں گھر میں روٹی نہیں بناتیں اور نہ ہی گھر کی صفائی ستھرائی کرتی ہیں اور نہ ہی جھاڑو دیتی ہیں اور بعض تو ایسی ہیں کہ پورے دس دن گھر میں آگ نہیں جلاتیں اور آگ جلانے کو ناجائز و حرام سمجھتی ہیں، 10 دن گزر جانے کے بعد کھانا بناتی ہیں۔

یاد رکھئے! ہمارے دینِ اسلام میں ان باطل رسومات کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ اسلام

ایسا دین ہے جو گزشتہ اور موجودہ تمام باطل، بے ہودہ اور واہیات رسموں کو ختم کرتا ہے۔
نیکیاں کرنے اور شریعتِ مُطھّرہ پر عمل کی ترغیب دلاتا ہے، مگر افسوس صد افسوس! فی زمانہ
یہ خلافِ شرع رسمیں ہمارے معاشرے اور گھروں میں بڑے زور و شور سے پھیلتی جارہی ہیں
، ہم میں سے کئی ان رسموں میں ملوّث ہیں اور اپنی ماں، بہن، بیوی، بیٹی اور بہو کو ان خرافات
(بُرائیوں) میں ملوّث (**Involved**) دیکھ کر بھی ٹس سے مس نہیں ہوتے اور نہ ہی ان رسموں
کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جب کوئی دین کا درد رکھنے والا اسلامی بھائی ہمیں نیکی کی
دعوت دے اور سمجھائے کہ یہ رسمیں تو جائز نہیں تو ان پر غصے اور ناراضی کا اظہار کیا جاتا ہے
اور ان کو یہ کہہ کر خاموش کروادیا جاتا ہے کہ تم تو کل کے بچے ہو، تم نے تو ابھی پڑھنا لکھنا
سیکھا ہے۔ تمہیں کیا پتہ یہ رسمیں تو ہمارے باپ دادا سے چلی آرہی ہیں۔

یاد رکھئے! ہر وہ کام جو ناجائز ہو وہ اس لئے جائز نہیں ہو جاتا کہ کسی کے باپ دادا نے کیا
تھا، ہمارے مسلمان ہونے کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اپنے خاندان میں، اپنے علاقے میں، اپنے
محلے میں اور اپنے گھر میں پائی جانے والی ہر رسم کو شریعت کے مطابق کریں، اگر وہ جائز ہو تو
اسے کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر وہ ناجائز ہو تو اسے فوراً سے بیشتر ترک کر دینا چاہئے۔

ناجائز رسمیں اپنانے والوں کو نصیحت

تفسیرِ صراط الجنان میں ہے: ایسے لوگوں کو اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہئے جو شریعت
کے خلاف رسمیں بجالانے اور دیگر اَفعال کرنے پر کوئی شرعی دلیل پیش کرنے کی بجائے یہ
کہنے لگتے ہیں کہ ہمارے بڑے بوڑھے عرصۂ دراز سے یہ رسم و کام کرتے چلے آرہے ہیں اور
ہمارے خاندان میں شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جو ان رسموں اور کاموں کو نہ کرتا ہو، پھر ہم کسی

کے کہنے پر ان چیزوں کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں! اگر یہ لوگ اللہ پاک اور اس کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیئے ہوئے احکام کو سامنے رکھ کر اپنے طرزِ عمل پر صحیح طریقے سے غور کریں تو انہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ ان کی رسمیں اور اَفعال شریعت کے سراسر خلاف ہیں اور یہ ان کے کندھوں پر اپنے اور دوسروں کے گناہوں کا بہت بھاری بوجھ ہیں۔ اللہ پاک ایسے لوگوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے اور شریعت کے احکام کے مطابق عمل کرنے اور ان کے خلاف کام کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔ (1)

یومِ عاشورا اور واقعۂ کربلا

پیارے اسلامی بھائیو! ہم ماہِ مُحرَّمُ الْحَرَام کے فضائل و برکات اور بالخصوص یومِ عاشورا میں کئے جانے والے اعمال اور اس دن میں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں سُن رہے تھے 10 مُحرَّمُ الْحَرَام ہمیں ہر سال شُہدائے کربلا اور بالخصوص نواسۂ رسول، سیِّدُ الشُّہداء، اِمامِ عالی مقام حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی یاد بھی دِلاتا ہے کیونکہ دس مُحرَّمُ الْحَرَام 61 ہجری کو تاریخِ اسلام میں حق و باطل کے درمیان ایک عظیم معرکہ پیش آیا، جسے واقعۂ کربلا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس واقعہ میں شُہدائے کربلا رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کے اِستقامت بھرے انداز نے تمام اہلِ حق کو باطل کے سامنے ڈَٹ جانے اور ضرورت پڑنے پر دینِ اسلام کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کرنے کا عظیمُ الشّان سبق دیا۔ اسی مناسبت سے حضرتِ اِمام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایک کرامت اور اس سے حاصل ہونے والے چند نکات سنتے ہیں، چنانچہ

---

1 … صراط الجنان، جلد: 7، صفحہ: 104 ملخصاً۔

گستاخ و بدزبان آگ میں

یومِ عاشورا(بروز جمعۃ المبارک 10 مُحَرَّمُ الْحَرام) کو جب اِمامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ میدانِ کربلا میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اس وقت خیموں کی حفاظت کے لئے خندق میں آگ روشن دیکھ کر ایک بد زبان (جس کا نام مالک بن عُروہ تھا) اس طرح بکواس کرنے لگا: اے حُسین! تم نے وہاں کی آگ سے پہلے یہیں آگ لگالی۔ حضرتِ امامِ عالی مقام، امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: کَذَبْتَ یَاعَدُوَّ اللّٰہِ یعنی اے دُشمنِ خُدا! تُو جھوٹا ہے کیا تجھے گمان ہے کہ میں دوزخ میں جاؤں گا؟

اُس گستاخ و بدبخت کے الفاظ سُن کر حضرت مسلم بن عَوسَجَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے اُس بد زبان کے منہ پر تیر مارنے کی اجازت چاہی۔ لیکن صبر و تحمل کے پیکر حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ہماری طرف سے جنگ کی ابتدا نہیں ہونی چاہیے۔ یہ فرما کر دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا: یاربّ! عذابِ نار سے قبل اس گستاخ کو دنیا ہی میں آگ کے عذاب میں مبتلا فرما۔ فوراً دعا قبول ہوئی اور اس کے گھوڑے کا پاؤں ایک سوراخ میں گیا اور وہ گھوڑے سے گرا اور اس کا پاؤں رِکاب میں اُلجھ گیا اور گھوڑے نے اسے آگ میں ڈال دیا اور وہ بدنصیب آگ میں جل گیا۔

حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے سجدۂ شکر کیا اور اللہ پاک کی حمد و ثنا کی اور عرض کی: اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ تُو نے آلِ رسول کے گستاخ کو سزا دی۔ (1)

اَہلِ بیتِ پاک سے بے باکیاں گستاخیاں | لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَیکُم دُشمنانِ اَہلِ بیت

---

1 ... سوانحِ کربلا، صفحہ: 138 ماخوذاً۔ کراماتِ امامِ حسین، صفحہ: 7 ملخصاً۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے ایک تو حضرتِ امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان و شوکت اور بارگاہِ اِلٰہی میں مقام و مرتبہ ظاہر ہورہا ہے کہ ابھی آپ کی زبان سے الفاظ نکلے ہی تھے کہ فوراً اللہ پاک کی بارگاہ میں قبول ہوئے اور وہ گستاخ و بدبخت دنیا و آخرت میں ذلیل و رُسوا ہوا اور آگ کے عذاب میں مبتلا ہو کر موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ دوسرا یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی ہماری دل آزاری کرے یا بدتمیزی کرے، بے شرمی اور بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بدسلوکی کرے، گالی دے، یا بے حیائی کی بات کہے تو کوئی انتقامی کاروائی کرنے کی بجائے اپنا معاملہ اللہ پاک کے سپرد کر دینا چاہئے اور اس کی باتوں پر صبر کرنا چاہئے اور صبر کا ذہن بنانے کے لئے ان مقدس ہستیوں پر میدانِ کربلا میں پیش آنے والی مصیبتوں پر غور کرنا چاہئے کہ

صبر کی عادت بنائیے

میدانِ کربلا میں حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر جان، مال، اولاد، بھوک، پیاس، خوف اور طعنے بازی جیسی سب آزمائشیں آئیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے نانا جان، دو عالم کے سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کلمہ پڑھنے والے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے جانی دشمن بن گئے اور آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے، آپ کے بھائیوں، بیٹوں، بھانجوں اور بھتیجوں کو شہید کیا گیا، آپ کے رفقا کو تکلیفیں دِی گئیں، آپ کے خاندان والوں کو ستایا گیا، مگر پھر بھی آپ ان تمام آزمائشوں میں سرخ رُو ہوئے، صبر و استقامت کا پہاڑ بنے رہے، رِضائے اِلٰہی پر راضی رہتے ہوئے زبان سے حمدِ الٰہی بجالاتے رہے اور ان بدبختوں کو برابر نیکی کی دعوت اور اسلام کی تعلیمات دیتے رہے، ایک لفظ بھی بے صبری کا ادا نہ کیا حتّٰی کہ سجدے کی حالت میں اپنی جان کا نذرانہ بارگاہِ خداوندی میں پیش کر دیا۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ان اللہ والوں کی سیرتِ طیبہ پر عمل کرتے ہوئے خوب نیکی کی دعوت عام کریں، مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے کے لئے کوشاں رہیں، راہِ خدا میں آنے والی مصیبتوں پر صبر کریں اور اس مُبارک دن میں تلاوتِ قرآن، ذِکر و دُرود، صدقہ و خیرات ،نوافل کی کثرت اور نذر و نیاز کی صورت میں ان عظیم ہستیوں کو خراجِ عقیدت پیش کریں اور ان کی بارگاہ میں خوب خوب ایصالِ ثواب کریں۔

یاد رکھئے! فی زمانہ اس بابرکت دن پر جو لوگ ٹھنڈے مشروبات اور کھچڑے پر امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی فاتحہ دلاتے ہیں، نیاز کرتے ہیں، کھانا کھلاتے ہیں، گھروں میں تقسیم کرتے ہیں، یہ جائز و مستحب اور نیکیوں بھرا کام ہے، چنانچہ

نیاز کس چیز پر دلوائیں؟

حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ محرم میں دس دنوں تک خصوصاً دسویں کو حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ و دیگر شہدائے کربلا کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں، کوئی شربت پر فاتحہ دلاتا ہے، کوئی شیر برنج (چاولوں کی کھیر) پر، کوئی مٹھائی پر، کوئی روٹی گوشت پر، جس پر چاہو فاتحہ دلاؤ جائز ہے، ان کو جس طرح ایصالِ ثواب کرو مَندوب (اچھا عمل) ہے۔ بہت سے پانی اور شربت کی سبیل لگا دیتے ہیں، جاڑوں (سردیوں) میں چائے پلاتے ہیں، کوئی کھچڑا پکواتا ہے جو کارِ خیر کرو اور ثواب پہنچاؤ ہو سکتا ہے، ان سب کو ناجائز نہیں کہا جا سکتا۔ بعض جاہلوں میں مشہور ہے کہ محرم میں سوائے شہدائے کربلا کے دوسروں کی فاتحہ نہ دلائی جائے، ان کا یہ خیال غلط ہے، جس طرح دوسرے دنوں میں سب کی فاتحہ ہو سکتی

ہے، ان دنوں میں بھی ہو سکتی ہے۔[1]

ایصالِ ثواب کرنے کا ایک طریقہ یعنی مومنین کیلئے دُعائے مغفرت کرنے کا ثبوت قرآنِ کریم میں واضح طور پر موجود ہے، چنانچہ پارہ 28 سورۂ حشر کی آیت نمبر 10 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ (پارہ:28، سورۃ الحشر:10)	تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اُن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے ربّ ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

مشہور مُفسّرِ قرآن، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ صرف اپنے لئے دُعا نہ کرے، بزرگوں کے لئے بھی کرے، دوسرا یہ کہ بُزرگانِ دِین خصوصاً صحابہ کرام و اہلِ بیت کے عُرس، ختم، نیاز فاتحہ وغیرہ یہ اعلیٰ چیزیں ہیں کہ اِن میں اُن بزرگوں کے لئے دعا ہے۔[2]

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں ایصالِ ثواب

حضرتِ سعد بن عُبادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری والدہ محترمہ کا میری غیر موجودگی میں انتقال ہو گیا ہے، اگر میں ان کی طرف سے کچھ صَدَقہ کروں تو کیا انہیں کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، عرض کیا: تو میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ... بہارِ شریعت، جلد:3، صفحہ:643۔
2 ... تفسیر نورالعرفان، صفحہ:873۔

کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا باغ ان کی طرف سے صَدَقہ ہے۔[1]

حضرتِ علامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رَحمَۃُاللہِ عَلَیہ نقل فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان 7 روز تک مُردوں کی طرف سے کھانا کھلایا کرتے تھے۔[2]

اللہ پاک ہمیں بھی ایصالِ ثواب کرنے کی توفیق عطا فرمائے اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[3]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

عظیم سادات کے مدنی پھول

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) فرمایا: جو میرے اہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچھّا سُلوک کرے گا، میں روزِ قیامت اِس کا صِلہ (بدلہ) اُسے عطا فرماؤں گا[4]

---

1 ...بُخاری، جلد:2، صفحہ:241، حدیث:2762۔
2 ...الحاوی للفتاوی، جلد:2، صفحہ:223۔
3 ...مشکوٰۃ، کتابُ:الْاِیمان، باب:الْاِعْتِصَام، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔
4 ...جامع صغیر، صفحہ:533، حدیث:8821۔

اے عاشقانِ رسول! ❀سادات کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام[1] جبکہ سیِّد کی بطورِ سیِّد یعنی وہ سیِّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے[2] ❀سادات کرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رسول کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں[3] ❀اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے[4] ❀تعظیم کے لئے نہ یقین دَرکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیئے[5] ❀جو واقع میں سیِّد نہ ہو اور دِیدہ و دِانستہ (جان بوجھ کر) سَیِّد بنتا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل[6] ❀اگر کوئی بد مذہب سیِّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بد مذہبی حدِ کفر تک پہنچ چکی ہو تو ہرگز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی[7] ❀سادات کی تعظیم ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے[8] ❀استاد بھی سیِّد کو مارنے سے پرہیز کرے[9] ❀سادات کرام کو ایسے کام پر ملازم رکھا جاسکتا ہے جس میں ذِلَّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلَّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔[10]

---

1 ...کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، صفحہ:277۔
2 ...کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، صفحہ:276۔
3 ...سادات کرام کی عظمت، صفحہ:7۔
4 ...اَلشِّفا، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل و من اِعظامہ...الخ، صفحہ:52، الجزء:2۔
5 ...سادات کرام کی عظمت، صفحہ:14۔
6 ...سادات کرام کی عظمت، صفحہ:16۔
7 ...سادات کرام کی عظمت، صفحہ:17۔
8 ...فتاویٰ رضویہ، جلد:22، صفحہ:423 ماخوذاً، سادات کرام کی عظمت، صفحہ:8۔
9 ...کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، صفحہ:284۔
10 ...سادات کرام کی عظمت، صفحہ:12۔

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہار شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفےٰ اور خوفِ خُدا | چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
عِلم حاصِل کرو، جَہل زائل کرو | پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد